نورافشان

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی — قیمت سالیانہ معہ محصول لے

نمبر ۴۴ جلد ۳ — لودیانہ ۷ اکتوبر ۱۸۷۵ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور ہیتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۳۲ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ہیتھ اُنکے قائمقام ہوکر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یوروپین کی خدمت میں جنہیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانیکی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں—

صاحبان ہل اور ہیتھ نے مدت سے اشیا، کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہی اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیا، کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب خرید کر بحفاظت تمام بند کرکے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہی پادری صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہی کہ جو صاحبان جدید جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کریں—

صاحبان ہل اور ہیتھ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ارکاٹ اور دیلورا اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں جو صاحب کچھ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نورافشان سے دریافت کرسکتے ہیں—

وہ آدمی ہی مبارک حال
نہ اُنکی مانتا ہی صلاح
کہ جس کے دل پر ہی دوام
خوشی سے مانتا اُسکی بات

نہ چلتا جو شریر کی بات
بدجاننا ٹھٹھے باز کی راہ
شریعت ہی کا پاک کلام
اور اُسی پر سوچتا ہی دن رات

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹتا

بیل والے کا واپس آنا اور بختیار کے نام کا خط لانا

اکثر لوگو نسے کھُلے بھی ہیں مگر اُنکی ساری گفتگو کا مآل یہی نظر آتا ہی کہ کس طرح یہانکے رئیسونکا ہندوستان کے رؤسا کے ساتھ اتفاق کراویں اور آپ قاصد بنکر انکے خط و کتابت سے اُنکی اطمینان کریں کہ پنجاب کے سب لوگ ہندوستانیونکے ساتھ ہیں دیکھنا کہیں مفسدہ تو نہیں برپا کرتے پھرتے کہ آرام سے بیٹھے بٹھائی خلقت کو ناحق کی مصیبت میں ڈالیں اب تو سب کوئی اپنے اپنے گھر امن چین کی روٹی کھا رہا ہے بیوپاری ہو سو اس جابجا اپنا مال بیچ آتا ہی راہ ہاٹ میں کھُلے ہاتھ روپیہ اشرفی اُچھالتا لئے آتا ہی کوئی نہیں پوچھتا کہ بھیا کہاں کے ہو اور کدھر جاؤ گے۔ آگے مالیر کوٹلے سے صرف لودیانہ تک جاتے جاتے تین جگہوں میں محصول دینا پڑتا تھا اور پٹیالہ تک لکے خرچکا تو کچھ حساب ہی نہ پوچھو اب سوا، چنگی کے اور محصول کا کہیں نام نشان تک نہیں رہا ہم تو یہی جانتے ہیں کہ ایسا راج تجارت کے حقمیں نہ کبھی آگے

ہوا ہی اور نہ ہوگا پر نہیں معلوم یہہ ہندوستانی لوگ کیوں ہمارے پیچھے پڑ گئے ہیں تاکہ جیسے آپ بیکار در در خوار پھرتے ہیں ہمارے لوگوں کی بھی رزق مار کریں تبہی ہمکو تو اُنسے بڑا ڈر لگتا ہی خصوصاً اُس پنڈت سے جسکی باتوں کا کچھ ٹھکانہ ہی نہیں کبھی ہندوؤں کی برائی کرتا ہی اور مسلمانوں کی تعریف کبھی کہتا ہی کہ ان دونوں کو اتفاق کرکے ہر بات میں مل بیٹھنا اچھا ہی کیونکہ یہہ ایک ماں کے دو بیٹے ہیں یک جان دو قالب ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی۔

اُس روز تالاب میں نہاتے وقت عجیب لطف ہوا کہیں وہ پنڈت بول اُٹھا کہ آدم وحوا اور شب و بار ہی کچھ جدا نہیں کوئی رام کہو کوئی رحیم بات ایک ہی ہی ہندو اور مسلمان دونو مادرزاد بھائی ہیں شہر اور گاؤں میں اکٹھے بستے ہیں ایک ہی کنوئے کا پانی پیتے ہیں لین دین بیچ بیوپار میں ساجھے ہیں جنم کال شادی بیاہ بھاجی نیوتا میں شریک ہیں بیچمیں سے ایک شوخ چشم مُنہہ کھول کے بے محابا بہہ اُٹھا پنڈت جی یہہ باتیں تو سب صحیح ہیں مگر بتلائے گائے ذبح کرنے وقت یہہ بھائی پن کہاں چلا جاتا ہی گو بتیا کرتے وقت مسلمان کو اگر کچھ کہو تو وہ آگے سے اپنی شرع سُناتا ہی اور خدا کا حکم بیچمیں لاتا ہی۔ ہاں ہندو مسلمان بیشک بہت دنوں سے اکٹھے بستے ہیں آپسمیں رنج و راحت کے شریک ہیں ایک دوسرے کی شکایت بھی چنداں نہیں کرتے مگر اتفاق جس شیئے کا نام ہی وہ کہاں اُسکا ہونا تو کبھی ممکن ہی نہیں دیکھئے مسلمان ہمارے بتوں کو توڑتے ہیں بس چلے مندروں کو مسمار کرکے پامال کرتے ہیں اور ہمیں کلمہ پڑھا اور گئو کھلا راضی ہوتے ہیں مگر بتلائیے ہم انکا کیا بگاڑ سکتے ہیں کوئی بال تک بھی بیکار کر سکتے ہیں۔ مانا کہ سکھوں کے راج میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو بہت تنگ کر رکھا تھا اونچی بانگ دینے نہیں دیتے تھے گاؤکشی کے بدلے ہاتھ اور ناک بھی کٹوا دیتے تھے مگر یہہ بتلائیے کہ کبھی سکھوں نے کسی مسلمان کو سور کھلا کے سکھ بھی بنایا یا اُسکے کیس رکھوا اور کچھ پہنا سکھی میں شامل کیا اور جب یہہ نہیں تو پھر اُنکا کیا بگڑا بختیار یہہ باتیں سنکر خوشی کیحالت میں بے اختیار ہو اچھلتا تھا مگر بمشکل تمام اپنے آپکو تھام کر کہنے لگا ہاں صاحب جب ہندو مسلمان ہونا نہیں چاہتے اور نہ مسلمان ہندو بن سکتے ہیں تو پھر اتفاق کیونکر پیدا ہو۔ کیا آپ کے راز میں اتفاق پیدا ہوجیگا کوئی اور علاج بھی ہی یا یہی نا اتفاقی برابر چلی جائیگی اُنہوں نے کہا ہم تو اور کچھ نہیں کہہ سکتے ہاں تمنے اگر ان مسافروں کی زبانی کچھ سُنا ہو تو بتاؤ اُنکی نسبت تو ہمارے شہر میں عجیب عجیب اشتباہ پیدا ہو رہے ہیں کوئی کہتا ہی یہہ خونی ہیں کہیں خون کرکے بھاگ آئے ہیں اور اپنا اصل عیب چھپانیکے واسطے اتفاق پیدا کرنیکا برقعہ اوڑھے پھرتے ہیں کوئی کہتا ہی جاسوس ہیں یہہ جگہہ ریاست کی سمجھکر یہانکے عیب و صواب خفیہ لکھ لکھکر انگریزوں کو خوش کرتے ہیں دیکھنا کسی نہ کسی دن نواب صاحب کے سر پر کوئی بھاری چٹی ضرور ڈلوا دینگے جو شہر کے غریب غربا کو ملکے بھرنی پڑیگی اور تب اصل اتفاق کا مزہ ملیگا۔ بھائی کوئی بات نکالو تو سہی کہ یہہ ہیں کون اور آئے کہاں سے ہیں یہاں آنے میں انکا مطلب کیا ہی بختیار نے کہا آج شام میرے ڈیرے پر تشریف لائیے شاید وہ بھی آجائینگے خود اُن سے دریافت کر لیجئے وہ آپ سے کوئی بات چھپائینگے نہیں بلکہ اُمید ہی کہ سب کچھ صاف صاف کہدینگے اور آپ کی خوب تسکین کرینگے۔

باقی بہفتہ آیندہ

بقیہ۔ قرآن کی تعلیم پر اعتراض

اگر کسی شخص نے اُس پاکیزگی کا ذکر جو خدا کو پسند آئی ہی دیکھنا ہو تو مرقس کی انجیل کا ساتواں باب خاص کرکے اُسکی پانچویں اور چھٹویں اور چودھویں آیات سے ۲۳ تک دیکھے۔ تب فریسیوں اور فقیہوں نے اُسے پوچھا کہ تیرے شاگرد بزرگوں کے حکم پر کیوں نہیں چلتے کہ وے بن دھوئے ہاتھ سے کھاتے ہیں اُسنے اُنہیں جواب میں کہا کہ یسعیاہ نے تم ریاکاروں کے حق میں کیا خوب نبوت کی ہی کہ یہہ لوگ ہونٹوں سے میری بزرگی کرتے ہیں پر اُن کے دل مجھ سے دور ہیں۔ پھر اُسنے سب لوگوں کو پاس بُلا کے کہا کہ تم سب کے سب میری سُنو اور سمجھو ایسی کوئی چیز نہیں جو آدمی میں داخل ہو کے اُسے ناپاک کریگی پر وہ چیزیں جو اُس میں سے نکلتی ہیں وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ اگر کسی کے کان سُننے کو ہوں تو سُنے جب وہ بھیڑ سے نکلکر گھر میں گیا تو اُسکے شاگردوں نے اُسے اُس تمثیل کے معنے پوچھے۔ تب اُس نے اُنہیں کہا کیا تم بھی ایسے نادان ہو اور نہیں جانتے ہو کہ جو چیز باہر سے آدمی کے اندر جاتی ہی اُسے ناپاک نہیں کر سکتی اسلئے کہ وہ اُسکے دل میں نہیں بلکہ پیٹ میں جاتی ہی اور وہانسے خوراک کا تمام فضلہ پاخانہ میں جاتا ہی اسلئے کوئی کھانا ناپاک نہیں



پھر اُسنے کہا جو آدمی سے نکلتا ہی وہ آدمی کو ناپاک کرتا ہی کیونکہ اندر یعنے آدمی کے دل ہی سے بُرے اندیشے زناکاریاں و حرامکاریاں قتل چوریاں لالچ بدی مکرستی بدنظری کفر شیخی نادانی یہہ سب بُری چیزوں سے نکلتی ہیں اور آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ متی کی انجیل کے پانچویں باب کی ۳ آیت سے ۹ تک لکھا ہی کہ مبارک وے جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمانکی بادشاہت اُنہوں کی ہی مبارک وے جو غمگین ہیں کیونکہ وے تسلی پاوینگے۔ مبارک وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہونگے مبارک وہ جو راستبازی کے بھوکھے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہونگے مبارک وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ اُنپر رحم کیا جائیگا۔ مبارک وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خداوند کو دیکھینگے۔ مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلاوینگے۔ یہہ بھی واضح ہو کہ عیسیٰ فریسی کاتبوں اور یہودی مولویوں کو بار بار ملامت کرکے کہتا تھا کہ تمپر افسوس کیونکہ تم اُن سفید قبروں کی مانند ہو جو باہر سے سفید اور اندر سے مُردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی آلودگی اور میل سے معمور ہیں کیونکہ تم رکابیوں کو باہر سے صاف کرتے ہو لیکن اندر سے نہیں پھر بیواؤں کے گھروں کو لوٹتے ہو اور لوگوں کو فریب دینے کے لئے لمبی لمبی نمازیں پڑھتے ہو پھر قرآن میں حج کا ذکر بھی آگیا ہی اور محمدی بھی حج کرنیکو بڑا ثواب سمجھتے ہیں میری دانست میں حج کرنا بیفایدہ ہی۔ حضرت عیسیٰ نے اُس سامری کو کیا عمدہ جواب دیا جب اُسنے اُسسے پوچھا کہ ہم کس جگہ خدا کی بندگی کریں۔ اُسنے فرمایا کہ دیکھ وہ وقت آتا ہی کہ نہ تو اس پہاڑ پر جسپر سامری

لوگ پرستش کرتے ہیں اور نہ بیت المقدس میں جہاں یہودی لوگ عبادت کرتے ہیں سچے پرستار پرستش کرینگے تم نہیں جانتے کہ تم کس کی بندگی کرتے ہو خدا روح ہی جو شخص روح اور سچائی سے بندگی کرتا ہی وہ خدا کی بندگی کرتا ہی۔

اور قرآن سے معلوم ہوتا ہی کہ خدا چھوٹے چھوٹے گناہوں سے چشم پوشی کرتا ہی مگر جو شخص لڑائی میں دشمن کو پیٹھ دکھلاوے یعنے بھاگ جاوے وہ دوزخ میں ڈالا جاویگا۔ اگر اسبات کو دریافت کرنا ہو تو سورہ انفال کی ۱۵ اور ۱۶ آیت کو دیکھے کہ یاایھا الذین امنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللّٰہ ماویہ جہنم وبئس المصیر یعنے ای ایماندارو جب بھڑو تم کافروں سے میدان جنگ میں تو مت دو انکو پیٹھ اور جو کوئی انکو پیٹھ دے اُسدن مگر یہہ کہ ہنر کرتا ہو لڑائی کا یا جاملتا ہو فوج میں سو وہ لے پھرا غضب اللہ کا اور ٹھکانا دوزخ ہی اور کیا بُری جگہ ٹھہرا۔ دیکھو جب عیسیٰ کے شاگردوں نے عیسیٰ سے پوچھا کہ خدا کی بادشاہت میں کون بڑا ہوگا اُسنے کیا عمدہ جواب دیا۔ متی کی انجیل ۱۸ باب ۲ اور ۳ و ۴ آیت میں لکھا ہی کہ یسوع نے ایک چھوٹا لڑکا بلاکے انکے بیچمیں کھڑا کیا اور کہا میں تمسے سچ کہتا ہوں اگر تم لوگ توبہ نہ کرو اور چھوٹے لڑکوں کی مانند نہو تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے پس جو کوئی آپ کو اس بچے کی مانند چھوٹا جانے وہی آسمان کی بادشاہت میں سب سے بڑا ہوگا۔ دیکھو قرآن میں کیا لکھا ہی کہ بہشت میں بڑا بدلا کون

پاویگا۔ دیکھو سورۂ النساء کی ۷۴ آیت ومن یقاتل فی سبیل اللّٰہ فیقتل او یغلب فسوف نؤتیہ اجرا عظیما یعنے اور جو کوئی لڑے اللہ کے راہ میں پھر مارا جاوے یا غالب ہووے ہم دیوینگے اُسکو بڑا ثواب اور سب لوگ جانتے ہیں کہ جو لوگ سپاہ گری کرتے ہیں وہ اکثر مغرور اور خونریز اور سنگدل ہوتے ہیں۔ کب ہوسکتا ہی کہ ایسے لوگ بہشت میں سب سے افضل ہوں یہہ تو کبھی نہیں ہوسکتا بلکہ جسکے دل میں دینداری اور خدا ترسی خدا اور انسان کی محبت موجود ہی وہ کبھی ایسی بات پر یقین نہیں کریگا۔ پھر سورہ مایدہ کی ۹۶ آیت یاایھا الذین امنوا لا تقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتلہ منکم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم یحکم بہ ذوا عدل منکم ھدیا بالغ الکعبۃ او کفارۃ طعام مسکین او عدل ذلک صیاما لیذوق وبال امرہ عفا اللّٰہ عما سلف ومن عاد فینتقم اللّٰہ منہ واللّٰہ عزیز ذو انتقام یعنے ای ایماندارو نہ مارو شکار جس وقت تم ہو احرام میں اور جو کوئی تم میں اُسکو مارے جانکر تو بدلا ہی اُس مارے کے برابر مواشی میں سے وہ ٹھہراویں دو معتبر کہ تمہاری نیاز پہنچاویں کعبہ تک یا گناہ کا اُتارا ہی کئی محتاج کا کھانا یا اُسکے برابر روزے کہ چکھے سزا اپنے کام کی اللہ نے معاف کیا جو ہو چکا اور جو کوئی پھر کریگا بیر لیگا اللہ اور اللہ زبردست ہی بیر لینے والا۔ بھائیو جو شخص گناہ کی پلیدگی اور بُرائی کو جانتا ہی وہ کبھی نہیں کہیگا کہ گناہ غریبونکے کھلانے پلانے سے معاف ہو جائیگا۔ گناہ ایسی بُری چیز ہی کہ انسان کو دوزخ میں ڈالتی ہی۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے یہودیوں کو گناہ کے حق میں

کیا کہا یعنے وہ کام مت کر وجس سے میری جان نفرت پکڑتی ہی۔ عزیزو گناہ ایسی بُری چیز ہی جسکے سبب تمام دنیا بگڑ گئی اور ہر ایک بشر موت کے سایہ کے نیچے آگیا اِسی کے سبب دوزخ تیار کئے گئے۔ پھر کب ہو سکتا ہی کہ محتاجوں اور غریبونکو کھلانے پلانے سے کوئی بشر گناہ سے پاک و صاف ہو جاوے اگر اِس بات سے گناہ دور ہو جائے تو دولتمند لوگ جس قدر چاہیں گناہ کریں کیونکہ وہ غریبونکو آسانی سیر کر سکتے ہیں اور پھر بہشت میں خدا کے ساتھ رہ سکتے ہیں اگر ایسی حالت ہی تو ہر ایک شخص خواہ کیسا ہی گنہگار ہو بہشت کی خوشی حاصل کر سکتا ہی پھر اِس سے خدا کا انصاف کہاں رہیگا کیونکہ دولتمند کیسا ہی گنہگار ہو غریبونکو سیر کرنے سے بہشت میں جائے اور غریب گنہگار جو محتاجوں اور عاجزوں کے سیر کرنیکی قدرت نہیں رکھتا بہشت میں داخل نہ ہوئے خدا تو کبھی ایسا حکم نہیں دیتا۔ مگر اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ جس نے اِس آیت کو لکھا بیشک تو وہ گناہ کی بُرائی جانتا تھا اور نہ خدا کی پاکیزگی گناہ سے پرہیز کرنا ہمپر بڑا فرض ہی اور غریبوں اور عاجزوں کی خبر لینی بھی واجب ہی مگر قرآن سے معلوم ہوتا ہی کہ اگر ہم غریبوں کی خبر لیویں اور گناہ سے پرہیز نہ کریں تو کچھ مضایقہ نہیں ہی قرآن میں بہت سی اُن رسومات کا ذکر آتا ہی جو توریت سے نکالی گئی ہیں جیسے وضو کرنا قربانی کرنا ختنہ کرنا وغیرہ مگر جب کبھی محمدیوں سے پوچھا جاتا ہی کہ ان رسموں سے کیا مراد ہی تب وہ کچھ نہیں بتلا سکتے۔ جن لوگوں نے انجیل کو پڑھا ہی

انکو بخوبی معلوم ہی کہ یہہ رسمیں خوب عمدہ معنی اور مطلب رکھتی ہیں۔ اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ اگرچہ محمد صاحب نے اِن رسومات کو مقرر کیا لیکن انکے روحانی مطلب کو نہ پایا کہ وہ کونسی بات ہی جس پر خدا تعالیٰ راضی ہی۔ قرآن میں لکھا ہی کہ رمضان کا سارا مہینا دن کو روزے رکھو۔ اور رات کو افطار کرو۔ اگر دریافت کرتا ہو تو سورہ بقر کی ۱۸۵ آیت میں دیکھو۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ یعنے مہینا رمضان کا جس میں نازل ہوا قرآن ہدایت واسطے لوگوں کے اور کھلی نشانیاں راہ کی اور فیصلہ پھر جو کوئی پاوے یہہ مہینا تو روزے رکھے اِس سے معلوم ہوا کہ مصنف قرآن نہ جانتا تھا کہ روزے کے کیا معنے ہیں۔ روزہ غم کا ایک نشان ہی نہ خوشی کا لیکن محمدیوں کی سمجھ میں قرآن کا آنا خوشی کی بات تھی نہ غم کی۔ محمدی یہہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ محمد صاحب خاتم المرسلین اور قرآن روز حشر تک رہیگا۔ اگر یہہ حال ہوتا تو قرآن میں ایسی عمدہ اور فایدہ مند تعلیمیں پائیجاتیں جو کسی دوسری کتاب میں نہوتیں۔ وہ لوگ جو قرآن اور انجیل دونوں سے واقف ہیں بخوبی جانتے ہیں کہ قرآن کی وہ باتیں جو ضروری ہیں سب کی سب بیبل میں پائیجاتی ہیں۔ اگر کوئی اِن باتوں کو جو قرآن اور انجیل میں ایک جیسی پائیجاتی ہیں علیحدہ رکھکر پھر قرآن کا بیبل سے مقابلہ کرے تو قرآن ایسا نظر آوے جیسا گیہوں کے آگے بھوسہ ہوتا ہی۔ مصنف قرآن نے بہت سی باتیں انجیل سے نکالکر بسبب نہ سمجھنے کے بگاڑ دی ہیں۔ مثلاً قربانیاں چڑھانیکا ذکر۔ روزہ رکھنا۔ عیسیٰ کا روح اللہ ہونا۔ عیسیٰ کا مرنا اور آسمان پر چڑھ جانا وغیرہ۔ پھر یہہ بھی جاننا چاہیے کہ قرآن کے ماننے سے ہمارا کیسا مزاج ہوتا ہی عیسیٰ نے فرمایا ہی کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہی یہہ بات سچ ہی۔ وہ کتاب جس سے نیک مزاج پیدا نہیں ہوتی کلام اللہ ثابت نہیں ہو سکتا اور وہ لوگ جو انجیل کو خوب دل لگا کر پڑھتے ہیں وہ فوراً معلوم کر لیتے ہیں کہ انجیل کے ماننے سے ملایم اور نیک مزاج پیدا ہوتا ہی۔

باقی آیندہ

مراسلات

خط

توجہ فرمائے نیازمندان جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں سلامت بعد تسلیم کے گذارش یہہ ہی کہ مضمون مندرجہ ذیل کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر نیازمند کو مرہون منت فرمائیگا۔ جون مہینے کی ۱۱ ویں تاریخ کو وعظ کے بعد جناب ریورنڈ ملاں غنی شاہدی صاحب نے تین آدمی چار عورتیں اور تیرہ لڑکوں کو صطباغ دیکر اشتہار دیا کہ آیندہ بست کو دن کے دو بجے عشائے ربانی ہوگا اِس مبارک انجمن میں جس بھائی کو شریک ہونا منظور خاطر ہو اِس ہفتہ میں مجھے کونسے ہی وقت ملاقی ہو علاوہ اسکے یہہ بھی منتشر کیا کہ کل سے ہفتہ کے آخری دن تک ایک جماعت علی الخصوص عشائے ربانی کی تعلیم کیلئے جاری کی جائیگی یہہ جماعت دن کے دو بجے سے تین بجے تک قایم رہیگی۔ الغرض جن لوگونکو وقت معہودہ پر فرصت میسر ہوا کرتی تھی معہ اپنی عورتوں اور بچوں کے آیا کرتے تھے۔ ایک روز ایک دیندار آدمی نے

یہہ خط دکھن کے علاقہ سے آیا ہی ناظرین عبارت پر حرف گیری نہ کریں - اڈیٹر



بابو نامی لڑکے سے جسکی عمر سات یا آٹھ برس کی ہی استفسار کیا کیوں میاں بابو کیا تمہارا ارادہ عشائے ربانی میں شریک ہونیکا ہی؟ جی ہاں کیا تم عشائے ربانی کے معنے سے واقف ہو؟ صاحب میں زیادہ واقف نہیں ہوں مگر ہاں اتنا جانتا ہوں کہ انگور کا شیرہ ہی وہ ہمارے ناجی کا لہو ہی اور روٹی ہمارے مسیحا کا گوشت جو کوئی یہہ روٹی کھائیگا اور یہہ لہو پئیگا اُسکے گناہ معاف ہونگے اور وہ ابدی زندگی کا وارث ہوگا- دیندار- ہاں یہہ بات تو تمنے سچ کہی مگر ابھی تمہاری عمر چھوٹی ہی تمسے کونسا گناہ عاید ہوا ہی؟ واہ صاحب واہ آپ ایسا کیوں فرماتے ہیں کیا میں گنو چچا کے قول سے گنہگار نہیں ٹھہرا؟ ایک روز گنو چچا مدرسہ میں لڑکونکو سکھلا رہے تھے کہ جھوٹھ بولنا گالی دینا چوری کرنا بہت گناہ ہی- جب میں ہندو تھا میری چھوٹی بہن گجے کو گالیاں دیا کرتا تھا علاوہ اِسکے جب موقع یاب ہوتا تھا جھٹ اُسکے کھانیکی چیز کا حصہ چرا کے کھا جایا بھی کرتا تھا-

بھلا صاحب آپ ہی فرمائیے اِس حالت میں مجھے عشائے ربانی کی ضرورت ہی یا نہیں دیندار یہہ شیریں کلمہ سنکے نہایت خوش ہوا اور دل میں کہنے لگا کہ زہے شان ربی کہ اِس دیہاتی کے لڑکے نے کیسے عمدے سوالات کے جوابات دیئے ہیں اور کیا عمدے وجوہات سے اپنے آپ کو گنہگار قرار دیا ہی اور کیسی مسیحی اُلفت اُس کے دل پر نقش کالحجر ہو گئی ہی- مگر وائے اُن حضرات کے حال پر کہ شب و روز جا بجا متواتر و متوالی وعظ سنا کرتے ہیں لیکن اپنی ہٹھ دھرمی نہیں چھوڑتے ہیں اور اِس عالم فانی کے انبساط کو عالم بقا کی شادمانی پر ترجیح دیتے ہیں کوئی بیچارہ خدا پرست انھیں وعظ کرتا ہی تو برملا یہہ ہی جواب دیتے ہیں- رباعی- صبح اُٹھتے ہی جام سے گذرتی ہی + شب دلِ آرام سے گذرتی ہی + عاقبت کی خبر خدا جانے + اب تو آرام سے گذرتی ہی + لو صاحب یہہ ہماری تردد کر رہے ہیں مثل مشہور ہی- قاضی جی کیوں قاق ہو جناب تمام شہر کی فکر ہی- ہم اپنے اعمالونکا جواب دینگے چلو راستہ لو اور اپنا وعظ انہیں سناؤ جو آپکے ہو رہے ہیں- ہم ایسے صاحبونکو پکار پکار کہتے ہیں اور منکو سناتے ہیں گستاخی معاف چشم بینا بینا ہو اور گوش شنوا شنوا یاد رکھو کہ یہہ دنیا مثل موج سراب ہی جب دور سے دیکھو تو آب ہی اور نزدیک جاؤ تو آتش تاب ہی اِس سے دور رہنا خوب ہی یہہ بات ہر دانا کو مرغوب ہی- جلد توبہ کرو وقت چراغ صبح ہی ہی اور موت عنقریب- اشعار الا یا ایہا المغرور تب من غیر تاخیر + فان الموت قد یاتی و لو سیرت قارونا + بس مات رسطالیس و بقراط بسرسام + و لقمان بافلاج و افلاطون مبطونا + ترجمہ خبردار ہو ای مغرور توبہ کر دیر مت کر- پس تحقیق موت ضرور آتی ہی اگرچہ ہو گیا ہی قارون- سل کی مرض سے ارسطالیس حکیم مرگیا اور بقراط سرسام کی مرض سے- اور لقمان فالج کی بیماری سے اور افلاطون ہیضہ کی بیماری سے- بنا علیہ ہم نہایت عجز و انکساری سے یہہ گذارش کرتے ہیں کہ وہ ثمرے پیدا کرو موت کے بعد موجب نجات اور انبساط کے ہوں اُن ثمرونسے کیا مراد ہی؟ مسیح پر ایمان لاؤ وہ فرماتا ہی کہ ای تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا میرا جوا اپنے اوپر لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں تو تم اپنے جیون میں آرام پاؤگے کیونکہ میرا جوا ملایم اور میرا بوجھ ہلکا ہی + فقط

شعر گر نیاید بگوش رغبت کس + بر رسولاں بلاغ باشد و بس + اکنوں آمدم بر سر مطلب رفتہ رفتہ یہہ بات جناب ریورنڈ نارائن شی شاہدی صاحب کے سمع مبارک تک پہنچی جناب موصوف اِس مژدہ کے استماع سے کمال خوش ہوئے اور اُسکے لئے دعا مانگی اور میز پر آنیکی اجازت دی؛ راقم عبدہ محمد مقام چھاونی جالنہ علاقہ نظام دکھن

کورٹ فیس

نہایت افسوس کی بات ہی کہ سرکار نے تو کورٹ فیس کو واسطے آرام کے بجائے اشٹام مہر دار کے مقرر کیا تھا لیکن تغیر اس سے نہ صرف بے آرامی کمال پیدا ہوئی بلکہ نقصان کثیر سرکار کا اور رعایا کا روز ہوتا ہی اور لالچ کا سامان اور موقع ایسے شخصوں کے پاس ہمیشہ موجود رہتا ہی جو ناجایز آمدنی کو اپنا حق وارث جانکر خوب ہاتھ مار رہے ہیں-

اول بے آرامی اسلئے زیادہ ہی- کہ غریب زمیندار لوگ کہ جنکو اب تک کاغذ پکڑنیکا شعور نہیں ہی انکو جب ذرا سے ٹکٹ ۴ یا ۸ روپیہ کے دیئے جاتے ہیں تو وہ اول تو اُنکو اچھی طرح سے تھام نہیں سکتے اور اگر حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو خوب پگڑی یا ڈب میں مضبوط باندھ لیتے ہیں اور اُسکی ایسی شکل توڑ مروڑ کر بنا دیتے ہیں کہ عیاں راچہ بیان- پھر اگر ٹکٹ بھیگ جاوے

تو گوند جو اسکو لگی ہوتی ہی اسکی چپکاہٹ پانی سے دھو بیجاتی ہی تو بھروے بیچارے گوند کی تلاش میں پھرتے ہیں اگر مل گیا تو پھر خوب دل کھولکر گوند لگاتے ہیں اور جس کاغذ پر لگاتے ہیں اسکو بدشکل بنا دیتے ہیں اور اگر گوند نملے تو صرف تھوڑا چپکا دیتے ہیں کہ دفتر میں جانے سے پہلے ہی ٹکٹ علیحدہ اور کاغذ علیحدہ۔

دویم نقصان کثیر سرکار اسلئے ہوتا ہی۔ کہ جب کوئی عرضی یا پرچہ لکھواتا ہی اور پھر صلاح بدلجاتی ہی تو اسی ٹکٹ کو اتار جھٹ اور کاغذ پر لگا لیتا ہی۔ بھلا خیر اگر اسکو نقصان نہ سمجھو تو اور سُنیے جب ایک شخص کوئی اس قسم کی عرضی دیتا ہی کہ جس کی کوئی مثل نہیں بن سکتی (صدہا ایسی عرضی گذرتی ہیں) اور اُسپر حکم داخل دفتر یا حوالہ سائل ہو جاتا ہی تو منشی اور چپراسی ایسی عرضی کو دبا چھوڑتے ہیں اور ٹکٹ اتار لیتے ہیں اور چونکہ ٹکٹ کاتنا اُنکا کام ہوتا ہی تو کٹے ہوئے ٹکٹ دوسری نئی عرضی پر لگا دیتے ہیں اور نئے ٹکٹ اُتار کر جمع کرکے فروخت کر لیتے ہیں۔ تو گویا ایک ٹکٹ سے دوبارہ کام لیا جاتا ہی اور نقصان سرکار اگر کل دفاتر اور کچہریہائے کا خیال کیا جاوے تو ایک بڑی بھاری رقم بنجاوے۔ گو ثبوت اس امر کا مشکل ہی لیکن یہہ تو ثابت ہی کہ لالچ کا سامان لالچیوں کے آگے موجود رہتا ہی۔

سویم نقصان رعایا اسلئے کہ سائلان کو اسقدر تو رسائی نہیں ہوتی کہ اپنی عرضی خود حاکم کے ہاتھ میں دیویں پس ایک چپراسی جاکر کل عرایض باہر سے جمع کر لاتا ہی۔ اور یہہ امر چپراسی کے رحم پر منحصر ہی (اور ان لوگوں کا رحم اظہر من الشمس ہی) ایک دو عرضی راستہ میں دبالی اور جب سایل نے بعد انتظار منشی صاحب سے دریافت کیا کہ میں نے نئی عرضی دی ہی تو حکم ہوا کہ باہر نکالدو اس کی عرضی کوئی یہاں موجود نہیں ہی پس وہ بیچارہ کہاں سے پتہ لگاوے فقط راقم ایک خیرخواہ نمک حلال

اخبارات ملکی ولایتی

ملول صاحب نومسلم پھر عیسائی ہوگئے

بہت سے لوگونکا خیال مسٹر جی ملول صاحب نومسلم کے مقدمہ میں رجوع ہوا تھا۔ یہہ صاحب بسبب مسلمان ہونیکے عہدہ سول سروس سے علیحدہ کر دیئے گئے تھے جو جواب اُنہوں نے دیا ہی اُسکی جانب اب لوگونکا بہت بڑا خیال ہی مگر اب مسٹر ملول صاحب کے مسلمان ہونے کی نسبت نہ کوئی رپوٹ لکھ سکتا ہی اور نہ کسی طرح کی گفتگو کر سکتا ہی۔ بڑی خوشی کی بات ہی کہ جب اُنہوں نے غور کیا تو پھر عیسائی مذہب کو اختیار کر لیا مگر بڑی تعجب کی بات ہی کہ بعض بعض ہندوستان میں ایسے شہر ہیں کہ جہاں کے رہنے سے آدمی کو خفقان ہوجاتا ہی دیکھئے گورنمنٹ انکے واسطے اب کچھ کرتی ہی یا نہیں یہہ معاملہ بڑا نازک ہی ہم اس معاملہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں مگر ہمکو اُمید ہی کہ گورنمنٹ انکے واسطے کچھ ضرور ہی کریگی اور اگر ایسا نہ ہوگا تو یہہ نہایت تباہ ہونگے۔ مسٹر ملول صاحب کا جواب یہہ ہی۔ صاحب۔ میں آپکی چٹھی کا صرف اسیقدر جواب دیسکتا ہوں کہ میں نے کبھی یقینی طور سے مذہب اسلام اختیار نہیں کیا تھا مگر ہاں تھوڑے دنوں کے واسطے میں نے اُس مذہب کو قبول کیا تھا وجہ اسکی یہہ تھی کہ میں سرسہ میں تین برس تک رہا وہاں میرے دماغ میں اس قدر فتور آگیا تھا کہ میں جو نہ کرتا وہ تھوڑا تھا۔ وہ لوگ جو سرسہ میں رہے ہیں وہ میری اس تحریر کو تسلیم کرینگے اور کہیں گے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہی وہ درست ہی۔

تھوڑے دنوں کے بعد میں اپنی حرکت سے پشیمان ہوا اور ایک عرصہ ہوا کہ میں نے اُس مذہب کو ترک کیا جسپر مجھ کو کبھی یقین نہ تھا۔ میں نوکری سے برطرف کیا گیا اس سبب سے کبھی مجھ کو موقع ملا جو میں اپنی حرکت پر غور کرتا۔ میں چاہتا ہوں کہ اب عوام کو معلوم ہوجاوے کہ میں مسلمان نہیں ہوں بلکہ عیسائی ہوں۔ از خیرخواہ عالم

پنجاب میں اپیلوں کا قانون جدید

خبر ہی کہ ان دنوں ایک مسودہ قانونی بہ ترمیم ایکٹ اپیل ہائے پنجاب لیجس لیٹو کونسل کے سامھنے پیش ہی۔ اسکا منشا یہہ ہی کہ جو فیصلہ چیف کورٹ پنجاب کے ایک یا دو جج کے اجلاس میں صادر ہو اُسکا اپیل اجلاس کامل عدالت موصوف میں ہوسکے۔ یہہ مسودہ ابتک مشتہر نہیں ہوا اسلئے ہم اسکی زیادہ کیفیت نہیں لکھ سکتے۔

بردوان اگرچہ شہزادہ ویلس بردوان میں صرف دو روز قیام فرماوینگے مگر مہاراجہ صاحب بہادر کا انہیں دو روز میں شاہزادہ ممدوح کی تواضع و تکریم میں ایک لاکھ روپیہ صرف کرنیکا ارادہ ہی چنانچہ اسقدر روپیہ خزانہ ریاست سے علیحدہ کیا گیا۔

حضور وائسرائے بہادر ۱۵ اکتوبر کو شملہ سے روانہ ہو کر بجانب کمایوں تشریف لیجاینگے اور وہاں ایک دو روز قیام فرما کر نینی تال میں سر جان اسٹریچی صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی سے ملاقات کرنے کے بعد رائی کہیت و دیگر مقامات کا دورہ کرتے ہوئے ۸ نومبر تک بمبئی پہونچینگے وہاں پر شاہزادہ ویلس سے مل کر اندور - رتلام - جورا - نیچ ادیپور - اجمیر جیپور ہوتے ہوئے ۸ دسمبر تک کلکتہ داخل ہو جاوینگے - ۲۴ اکتوبر کو شملہ کا دفتر بند ہو کر ۸ نومبر کو کلکتہ کہولا جایگا - یہہ بھی سنا ہی کہ آنریبل مسٹر ہیرنگ صاحب شملہ سے اور کرنیل ارل صاحب و مسٹر اچیسن صاحب انبالہ و الہ آباد سے حضور وائسرائے بہادر کے ہمراہ جاینگے -

راجپوتانہ سرکاری ریلوے کو بنسبت سابق کے ابکی بارش سے بہت زیادہ نقصان ہوا چنانچہ ۲۴ میل کے قریب سڑک پانی کے صدمہ سے بہہ گئی -

چین سنا گیا ہی کہ چین سے مسٹر مارگری صاحب کے قتل کے باب میں فیصلہ ہو گیا ہی مسٹر مارگری صاحب اور کرنیل بروں صاحب یونان میں گئے تھے چنانچہ مسٹر مارگری صاحب تو مارے گئے اور کرنیل بروں صاحب مع اپنے ہمراہیوں کے واپس آئے شاہ چین نے اگرچہ وعدہ اپنے قاتلان صاحب کوقرۃ الصدر کے گورنمنٹ انگریزی سے کر لیا ہی مگر چینیوں کا کچھ اعتبار نہیں ہی کیونکہ جہوٹ اور فریب انکا پیشہ ہی فریب اور جہوٹہ میں کوئی انکا ثانی نہیں ہی ہم کو یقین ہی کہ اگر بالفرض چینی اپنے وعدہ کو پورا بھی کرینگے تو دوسرے لوگوں کو پکڑ کر سرکار کے سپرد کر دینگے اور اصل قاتلوں کو بچا جاوینگے -

کسولی - اگرچہ ہم ہفتہ گذشتہ میں خبر طوفان کسولی مجمل لکہہ چکے ہیں مگر جو خبر مفصل معلوم ہوئی وہ بھی درج اخبار کیجاتی ہی یعنے ۱۰ ستمبر کو کسولی میں رات کے وقت میں ایک بڑا طوفان آیا اور آٹھ بجے رات سے شنبہ کے آٹھ بجے صبح تک ہوا اس زور شور سے چلتی تھی کہ مکانوں کے برآمدے اوڑ کر جا پڑے اور شاذ و نادر ہی کوئی ایسا مکان ہوگا جسکی چہت کا ایک حصہ نہ اوڑ گیا ہو اس عرصہ میں فی گھنٹہ دو انچ کے حساب سے برابر بارش ہوتی رہی یہہ بھی سنا گیا ہی کہ ایک بازار نصف غارت ہو گیا ہی اور شنبہ کی صبح کو اسوجہ سے کہ طوفان کے صدمہ سے صدہا درخت اکھڑ کر سڑک پر جا پڑے تھے کالکا کی سڑک پر آمد رفت بند ہو گئی -

خوش قسمتی حضور لفٹنٹ گورنر بنگال نے یہہ حکم جاری کیا ہی کہ ایک قاعدہ سے سرکاری خبریں اخبار نویسوں کو دیجایا کریں - وہ قاعدہ اگرچہ ہمکو ابھی معلوم نہیں ہی کہ کس قاعدہ سے اخبار نویسوں کو خبریں سرکاری ملا کرینگی مگر حضور گورنر صاحب بہادر بنگال کا خیال اسطرف رجوع ہوا معلوم ہوتا ہی اب ہم تمام اخبار نویسوں کو صاحب ممدوح کا ممنون ہونا چاہئے -

امیر کابل دہلی گزٹ انگریزی کے مراسلہ نویس کی تحریر ہی کہ الحال عالیجناب لارڈ نارتہ بروک صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند نے ایک مراسلہ امیر شیر علیخان بہادر والی کابل کے پاس روانہ کرنیکے لئے طیار کیا ہی جو عنقریب روانہ ہوگا اس مراسلہ میں لکہا ہی کہ اگر امیر کابل پرنس آف ویلز صاحب بہادر کی ملاقات کیواسطے لاہور میں تشریف لاویں تو عنایت ہی -

اگر یہہ خبر سچ ہی تو لاہور میں بھی بڑا بھاری دربار ہوگا -

خطاب معلوم ہوتا ہی کہ حضور وائسرائے صاحب بہادر نے اِس تجویز کو منظور کر لیا ہی کہ آیندہ سے سررشتہ کی خط و کتابت میں منصف لوگ بھی رائے بہادر ہندو و خان بہادر مسلمان لکہے جایا کرینگے -

صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ تو پہلے ہی اس خطاب سے پوکارے جاتے تھے اب صاحبان منصف بھی انکے شامل ہوئے - یقین کہ صاحبان تحصیلداران بھی منصفوں کی طرح جلد خطاب حاصل کرینگے - یہہ دانا گورنمنٹ کا قاعدہ ہی کہ اپنے ملازمان کی پوری پوری عزت کرتی ہی -

امداد سپریم گورنمنٹ نے پانچہزار روپیہ اُن پنشن یافتہ فوجی لوگوں کے لئے دئے ہیں جو جہانگیر گڈہ میں مقیم تھے اور سیلاب کے صدمہ سے اُنکے مکانات بہہ گئے تھے -

یقین کہ یہہ روپیہ حضور کمانڈر انچیف کے حکم سے تقسیم ہوگا اور جس قدر صاحب موصوف دینا چاہینگے اُسی قدر دیا جاویگا -

قوقند پر قبضہ ۲۴ ستمبر کا تار برقی روس سے خبر لایا کہ ۱۶ ستمبر کو جنرل کافمن صاحب نے قوقند پر قبضہ کر لیا ہی جو روسی قید تھے وہ رہا ہوئے اور خان سعدی نے روسیوں کی شرائط کو قبول کیا -

هم پہلے ہی لکہہ چکے تھے کہ قوقند والا بیچارہ دونوں



روس والوں سے لڑنا ہی بہتر ہو کہ اطاعت قبول کر لے کیونکہ خان خیوا جیسی مستحکم سلطنت روس کے آگے نہ ٹھہری تو قند والا کس گنتی میں تھا مگر بہتر ہوا جو اپنے دل کا بخار نکالکر اطاعت قبول کی ورنہ تمام ارمان دل کے دل ہی میں رہتے۔

نیو یارک۔ ۱۴ ستمبر کا تار خبر دیتا ہی کہ نیو یارک میں ایک بڑا طوفان اور سیلاب مقام ٹکسس میں آیا جسکے صدمہ سے ڈیڑھ سو آدمی ہلاک ہوئے اور صدہا مکانات منہدم۔ طوفان نے تو ایسی کروٹ لئی ہی کہ تمام زمانہ کے لوگوں میں ہل چل ڈال دی ہی۔

ملول صاحب بہادر بجائے سر رچرڈ میڈ صاحب کے بڑودہ کے رزیڈنٹ مقرر ہوئے۔

رنگون۔ ۱۰ ستمبر کو چوچار ڈاکو کرنیل بلین صاحب کے قتل میں ماخوذ تھے انکو پھانسی دی گئی۔

فساد۔ فارس سے تازہ خبر یہہ آئی ہی کہ رشید میرزان جو زردشت مذہب والوں کا سب سے بڑا مرشد مقام یزد میں تھا اُسکے قاتلوں کو شاہ فارس نے ایسی سزا دی ہی کہ بادشاہ کی مسلمان رعایا آئندہ ایسے جرم کے مرتکب نہ ہوگی۔

گورنمنٹ گزٹ پنجاب

از پرچہ زائد

بحوالہ احکام گورنمنٹ ہند مندرجہ چٹھی نمبری ۹۶۲ مورخہ ۲۷ فروری و چٹھی نمبری ۱۲۱۷ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۷۵ء ہوم ڈپارٹمنٹ جنمیں صوبہ ہذا کے جوڈیشل انتظام کے استحکام کی تجویزات بعد ترمیم منظور ہوئیں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کی فہرست میں تقررات و ترقیات مندرجہ ذیل عمل میں آئیں۔ جماعت اول درجہ اول کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بمشاہرہ ۷۰۰ روپیہ ماہوار۔ آغا کلب عابد قائم علی۔ جماعت اول درجہ دوم کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بمشاہرہ ۶۰۰ روپیہ ماہوار۔ اے جے ایس ڈانلڈ صاحب۔ سی سیٹون صاحب۔ پنڈت موتی لال کاتہہ جو۔ جماعت اول درجہ سوم کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بمشاہرہ ۵۰۰ روپیہ ماہوار۔ گوپال داس۔ جی جے رائل صاحب۔ آر ٹی رابرٹس صاحب۔ جے ای رو صاحب۔ جماعت دوم درجہ اول کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بمشاہرہ ۴۵۰ روپیہ ماہوار۔ یار محمد خان۔ جماعت دوم درجہ دوم کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بمشاہرہ ۴۰۰ روپیہ ماہوار۔ غلام نبی۔ حمید علی۔ جماعت سوم درجہ اول کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بمشاہرہ ۳۵۰ روپیہ ماہوار۔ گوپال سہائے۔ نرائن سنگہ۔ چمن لال۔ امیر کا الف صاحب۔ جماعت سوم درجہ دوم کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بمشاہرہ ۲۵۰ روپیہ ماہوار۔ پنڈت مہاراج کشن۔ لچھمی سہائے۔ اودے رام۔ ڈبلیو اے ہیرس صاحب۔ پنڈت سورج کول۔ سردار عالمگیر۔

اضلاع جالندھر و ہوشیارپور و لودیانہ و پشاور و شملہ کے جوڈیشل اسسٹنٹ اُن مقدمات میں جو قصبات جالندھر و ہوشیارپور و لودیانہ و پشاور و شملہ کی میونسپل حدود کے اندر پیدا ہوں اختیارات جج عدالت مطالبہ خفیفہ بھی استعمال میں لاوینگے۔

انتظام مندرجہ بالا میں جوڈیشل اسسٹنٹوں کے علاوہ عدالت ہائے مطالبہ خفیفہ کے ججوں کی تعداد کم ہوکر صرف ۳ رہگئی۔ ایف ڈی اُو بلک صاحب۔ درجہ اول بمشاہرہ ۹۰۰ روپیہ ماہوار۔ دہلی۔ ڈبلیو پی ڈُوورڈ صاحب۔ درجہ دوم بمشاہرہ ۸۰۰ روپیہ ماہوار امرتسر۔ ای ڈبلیو پارکر صاحب۔ درجہ سوم بمشاہرہ ۷۰۰ روپیہ ماہوار۔ لاہور۔

بلک صاحب اور پارکر صاحب کے فرلو رخصت سے واپس آنے تک ڈبلیو پی ڈُوورڈ صاحب اول درجہ کا قائم مقام جج عدالت مطالبہ خفیفہ مقرر ہوا۔ اے آر ٹی رابرٹسن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بمقام لاہور درجہ دوم قائم مقام جج عدالت خفیفہ مقرر ہوا۔

لودیانہ

جمعہ کے روز بھی قدرے تقاطر ہوگیا۔ سنیچر کے دن بعد ۴ بجے شام غرب کی طرف سے سیاہ بادل چھرکر آیا جسکو دیکھتے ہی لوگونکی ہوش اُڑنے لگے مگر ہوا جو چلی اُس بادل کو اُڑا کر لیگئی ۴ ہر تاریخ کی رات کو بادل اور ہوا کا وہ زور شور تھا کہ الاماں مگر تھوڑی دیر کے بعد امن ہوگیا اور یک لخت سردی اُسی وقت سے شروع ہوگئی

ہم بہت افسوس سے مسٹر ووڈ صاحب بہادر جج عدالت خفیفہ کی جدائی کی خبر ساکنان لودیانہ کو سناتے ہیں کہ صاحب موصوف جو نہایت خلیق اور ہر دلعزیز حاکم عدالت خفیفہ ہوکر یہاں رہے اب اُنکی تبدیلی یہاں سے دہلی کو ہوگئی جتنے عرصہ صاحب ممدوح یہاں رہے ساکنان لودیانہ کو اپنی خوش خلقی سے خوش رکھا ہفتہ حال میں صدر ڈاک خانہ سے مبلغ عہ نقد کا پارسل گم ہوگیا جسکی باداشتیں کئی آدمی موقوف ہوئے اور رعب صاحب پوسٹ ماسٹر کو دینے آئے۔

ایک قصاب پر سات روپیہ جرمانہ خراب گوشت فروخت کرنے پر ہوا۔ اب اُمید ہی کہ گوشت اچھا ملا کریگا۔

دہیرہ والوں نے سانگہ ہفتہ حال سے پھیرنے شروع کر دئے

